



سوال

(84) تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء یعنی سبحانک اللہم کا پڑھنا فرض ہے، واجب ہے، سنت یا مستحب ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب تحریر فرمائیں۔

۲: کیا ہر رکعت کے شروع میں ثناء پڑھنی چاہیے۔ (سائل: مولوی عبدالرشید جوڑے ضلع قصور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اختلاف ہے، بعض علماء تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء کے وجوب کے قائل ہیں اور وہ حدیث مسینی الصلوٰۃ کے ان الفاظ سے استدلال کرتے ہیں:

((فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ لَا تَنْتَمِ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ، فَيُحْسِنَ الوُضُوءَ - لِيُعْنَى مواضعه - ثُمَّ يُكَبِّرَ، وَيَسْتَحْدِ اللَّهَ جَلَّ [ص: 227] وَعَزَّ، وَيُنْفِثَ عَلَيْهِ، الْحَمْدِثَ)) (عون المعبود: باب صلاة من لا يتقيد بصلية في الركوع والسجود ج 1 ص 320)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ شرعی وضو کر کے تکبیر تحریمہ کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثناء نہ کرے۔“

شارح ابی داؤد حضرت مولانا شمس الحق محدث ڈیالوی اور محدث دور حاضر الشیخ محمد ناصر الدین رحمہ اللہ کے نزدیک حمد و ثناء واجب ہے۔ چنانچہ عون المعبود شرح ابی داؤد میں ہے:

((وفيه وجوب الحمد والثناء بعد تكبير التحريم)) (ج 1 ص 320)

”یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد قراءت سے پہلے حمد و ثناء واجب ہے۔“

نیز دیکھیے علامہ محمد ناصر الدین کی کتاب صفحہ صلاة النبى (ص 42) گویا ان کے نزدیک لانتتم صلاة لاحد من لانفنى الصية ہے، تاہم اکثر علمائے اسلام کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد والی حمد و ثناء سنت ہے، واجب نہیں اور وہ اس لاکولانفنى کمال قرار دیتے ہیں۔ امام ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں:



((وحملة ذلك أن الاستفتاح (سجائک اللهم وغیره) من سنن الصلوة فی قول أكثر أهل العلم وكان مالك لا يراه)) (کتاب المغنی مع شرح الکبیر، فصل الاستفتاح ج ۱، ص ۵۵-)

خلاصہ یہ کہ اکثر علمائے امت کے نزدیک تکبیر تحریر کے بعد والی حدو ثناء نماز کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ مگر امام مالک ہرے سے اس کے قائل ہی نہیں۔

امام شوکانی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی توجیہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ثناء کی شرح میں لکھتے ہیں :

((وَأَخْبِرَانِ وَأَذْكَرُهُ فَصَيَّفُ مِنَ الْبَارِتْدُلُ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ الْاسْتِفْتَا حِبْزِهِ الْكَلِمَاتِ)) (نیل الاوطار: باب ذکر الاستفتاح بین التکبیر والقراءة ج ۲ ص ۲۹۶، ۱۹۲)

”یہ دونوں حدیثیں اور دوسرے آثار ثناء کے سنت اور مشروع عمل ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔“

محمد سابق مصری بھی حدو ثناء کو مندوب یعنی مشروع عمل ہی قرار دیتے ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں :

((يندب للمصلي أن يأتي بأي دعاء من الادعية التي كان يدعو بها النبي صلى الله عليه وسلم ويستفتح بها الصلاة)) (فقه السنة: باب سنن الصلوة ج ۱ ص ۱۲۳، ۱۲۱)

اس احقر الناس کے نزدیک بھی اکثر علماء ہی کا قول راجح ہے۔ لہذا اگر آدمی ثناء پڑھنی بھول جائے یا سورہ فاتحہ کے فوت ہو جانے کے ڈر سے جان بوجھ کر ثناء اور تَعُوذُ پھوڑ کر امام کی اقتدا میں سورہ فاتحہ پڑھ لے تو اس کی یہ رکعت بلاشبہ ہو جائے گی۔

امام ابن قدامہ المقدسی تصریح فرماتے ہیں :

وإذا نسى الاستفتاح أو تركه عمدًا حتى شرع في الاستفادة لم يعد إليها لأنه سنة فات محلها وكذلك إن نسي التعذ حتى شرع في القراءة لم يعد إليه لذلك - (المغنی مع شرح الکبیر: ج ۱ ص ۵۱۸)

مفتی جماعت اہل حدیث مولانا ابوالبرکات الدراسی کا فتویٰ :

اگر امام صاحب اونچی آواز میں قراءت کر رہے ہوں و سجائک اللہ اللہ پڑھان درست نہیں۔ صرف سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے جس طرح احادیث سے ثابت ہے۔ تصدیق محدث زماں استاذی المحرم حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ۔ (فتاویٰ برکاتیہ: ص ۵۸، ۵۶)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 335

محدث فتویٰ